’’شرح عقائدِ نسفی‘‘ اور اُس کی اہمیت

مولانا مدثر جمال تونسوی
استاذ جامعۃ الصابر، بہاولپور

ہمارے دینی مدارس میں ’’اسلامی عقائد‘‘ کے موضوع پر پہلے تو متعدد چھوٹی بڑی کتابیں داخل نصاب تھیں، مگر اب اس موضوع پر تقریباً بس دو مستقل کتابیں ہی داخلِ نصاب ہیں:

(۱) العقیدۃ الطحاویۃ: یہ کتاب معروف حنفی محدث وفقیہ امام ابوجعفر الطحاوی المصری الحنفی کا مرتب کردہ مختصر سا رسالہ ہے، جو دلائل اور اعتراضات وجوابات جیسی پیچیدہ مباحث سے خالی ہے۔

(۲) شرح العقائد النسفیۃ: اس کتاب کا متن مفتی الثقلین امام ابوحفص عمر النسفی الحنفی کا تحریر کردہ ہے، جو کہ امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اسلوب پر مرتب کیا گیا ہے، جب کہ شرح علامہ ثانی شیخ سعد الدین التفتازانی کے قلم کا شاہکار ہے جس میں ماتریدی اور اشعری طرز واسلوب اور تحقیقات کو ساتھ ساتھ سمو دیا گیا ہے اور یوں یہ کتاب ’’مجمع البحرین‘‘ کا ایک عظیم مرقع بن گئی ہے اور شاید اسی لیے یہ کتاب کئی صدیوں سے عرب وعجم کے کبار دینی اداروں میں داخل نصاب یا معاون نصاب کے طور پر مقبول چلی آ رہی ہے۔

درج ذیل تحریر میں اس کتاب کی اہمیت کے چند پہلو اجاگر کرنا مقصود ہے......و اللہ الموفق و ھو الھادی ۔

علوم دینیہ میں ’’عقائد‘‘ کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے اور اسی بات سے اُن علوم ومعارف اور مباحث وتالیفات کی اہمیت بھی عیاں ہو جاتی ہے جو علمائے اَہلِ سُنت والجماعت نے ’’عقائدِ اسلامیہ‘‘ کے اِثبات اور دِفاع کے سلسلے میں رقم فرمائی ہیں، اور اس موضوع پر کام کرنے والے علمائے اسلام کو ’’متکلمین‘‘ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ مُسنِدُ الہند، حجۃ الاسلام حضرت الامام شاہ ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے علوم القرآن پر اپنی مثالی کتاب ’’الفوز الکبیر‘‘ کے آغاز میں اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

قرآن کریم کی مکی سورتوں پر نظر رکھنے والے کو بخوبی اس حقیقت کا اِدراک ہوسکتا ہے کہ کس طرح ان سورتوں اور آیات میں نہایت جامعیت اور وضاحت کے ساتھ ’’عقائدِ اسلام‘‘ کو مختلف اَسالیت اور متنوع بیانات سے قرآن

کے مخاطَب اِنسان کے ذہن میں جاگزیں کرنے کا سامان کیا گیا ہے۔
پھر قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالی کے وجود، قدرت، علم، اِرادہ، اَزلیت، ابدیت، سمع، بصر، کلام اور دیگر صفاتِ کمال کو بیان کر کے ان کا اِثبات کیا گیا ہے اور اسی کے ساتھ مخلوقات کا بھی تکرار کے ساتھ ذکر کر کے یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ مخلوقات بھی جہاں ایک طرف تمہاری ضروریات دنیوی کی تکمیل میں مفید ہیں، اسی طرح یہ مخلوقات بلکہ ان مخلوقات کا ہر ہر ذرہ اللہ جل شانہ کی صفات کاملہ پر بھی پورا پورا گواہ ہے، اور یوں ان مصنوعات سے ان کے خالق جل شانہ کی معرفت تک رسائی کا سامان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس شعر میں اسی بات کو خوبی کے ساتھ سمیٹ دیا گیا ہے:

و فی کل شیء لہ آیة

تدل علی انہ واحد

ہر مخلوق اور مخلوق کا ہر ہر ذرہ اس کی گواہی دے رہا کہ ان کا خالق یکتا و لاشریک ہے۔
اور پھر انہی مخلوقات میں غور کرنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ چونکہ یہ مخلوقات عیوب و نقائص پر مشتمل ہیں اور یہی ان کا عجز و نیاز، یہ خبر بھی باحسن انداز دے رہا ہے کہ ان کا خالق جل شانہ ہمہ قسم عیوب سے ازلاً وابداً منزہ و پاک ہے۔
چنانچہ سورۃ اخلاص میں هو الله احد کے بعد الله الصمد کہا گیا کہ وہی یکتا ہے اور وہی ہر احتیاج سے پاک ہے، اور اسی کو دوسری جگہ یوں کہا گیا: اَفَمَن یَّخلُقُ کَمَن لَّا یَخلُقُ! بھلا جو خالق ہے تو کیا وہ غیر خالق کی مانند ہوسکتا ہے!! ہرگز نہیں ہوسکتا۔
آیت کریمہ: لیس کمثلہ شیء وهو السمیع البصیر
اس نفی اور اِثبات کی جامعیت کو ساتھ ساتھ لیے ہوئے ہے اور پھر نفی کو مقدم کرنے میں یہ اشارہ بھی پنہاں ہے کہ اِنسان کے لیے بلکہ ہر مخوق کے لیے اس ذاتِ عالی کی معرفت تک رَسائی میں نفی مقدم ہے اور اِثبات موخر۔ کیونکہ اس ذات عالی کے بارے میں انسان کی اصل حالت جہل ہے اور جو علم ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہے بلکہ خود اللہ جل شانہ کا ہی عطاء کردہ ہے، اسی لیے انسان کی اصل حالت جہل کے لحاظ سے نفی مماثلت کو مقدم رکھا گیا ہے اور اثبات کو موخر۔ واللہ اعلم
الغرض عقائد اسلام کا باب تمام دینی علوم میں ایک اَساس اور بنیاد کی حیثیت سے بے حد اہمیت کا مقام رکھتا ہے۔ ہمارے دینی مدارس میں ایک طویل عرصے سے بلکہ کئی صدیوں سے عرب وعجم کے چھوٹے بڑے تمام اداروں میں اس موضوع پر جو کتاب نصاب میں شامل رکھی گئی ہے وہ شرح عقائد نسفی ہے۔

یہ کتاب دو تالیفات کا مجموعہ ہے:

متن کا نام: العقیدۃ النسفیہ ہے جس کے مولف امام ابوحفص عمر بن محمد النسفی (متوفی ۵۳۷ھ) ہیں جنہیں طبقاتِ حنفیہ میں ''مفتی الثقلین'' کے جلیل الشان لقب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

جبکہ شرح جسے عام طور پر ''شرح عقائد'' کے مختصر نام سے جانا جاتا ہے اس کے مولف عرب وعجم میں معروف بلند پایہ محقق ومدقق عالم، علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتارانی (متوفی ۷۹۲ھ) ہیں۔

کتاب کے مضامین کی نوعیت:

متن میں شامل موضوعات کو درج ذیل عناوین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) عقائد اسلام کے اثبات اور دفاع کے لئے جامع تمہید

۲۔ مباحثِ اِلٰہیّات: یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور افعال کے بارے میں دینی عقائد کا بیان

۳۔ مباحثِ نُبُوّات: یعنی اَنبیاء ورُسل علیہم السلام کی بعثت، نبوت ورسالت اور ان کے معجزات ودَلائل کا بیان

۴۔ مباحثِ مَعاد: یعنی موت، مابعد الموت زندگی، قبر، حشر، قیامت اور جنت وجہنم وغیرہ سے متعلق عقائد کا بیان

۵۔ عقائد اور مسائل کی بعض وہ جزئیات جو باطل وگمراہ فرقوں کے مقابلے میں ''اہلِ سنت والجماعت'' کے لئے باعثِ اِمتیاز ہیں۔ مثلاً مسئلہ اِمامت، مسئلہِ عدالتِ صحابہ، مسئلۂ کرامتِ اَولیاء وغیرہ۔

چنانچہ جب متن ان پانچ مباحث پر مشتمل ہے تو یقیناً شرح بھی ان ہی پانچ مباحث پر، مزید توضیحات وتفصیلات کے ساتھ مشتمل ہے۔ فرق یہ ہے کہ متن میں فقط ان مباحث کا اجمالی بیان ہے، اور دلائل اور اعتراضات کے جوابات سے اس میں کوئی تعرض نہیں کیا گیا، جب کہ شرح میں ان پانچ مباحث پر عقلی ونقلی دلائل بھی فراہم کئے گئے ہیں اور اہم اہم اِعتراضات اور ان کے جوابات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

ایک اہم وضاحت: یہ کتاب: اِسلامی عقائد کے بیان میں اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ فقہ میں قدوری اور تعلیم الاسلام وغیرہ بلکہ یہ کتاب عقائد میں ویسا ہی درجہ رکھتی ہے جیسا کہ فقہ میں ہدایہ اور اس کی شرح فتح القدیر وغیرہ۔

جس طرح عام مسلمان جو صرف ونحو، منطق اور اُصول فقہ سے واقف نہ ہو تو اس کے لئے ہدایہ، فتح القدیر وغیرہ مفید نہیں ہوسکتیں، اس طرح جو طالب علم صرف ونحو، علم منطق اور علم الفلسفہ کی اَساسیات سے بالکل واقف نہ ہو تو اس کے لئے بھی یہ کتاب مفید نہیں ہوسکتی، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب دینی مدارس میں درجہ سادسہ میں پڑھائی جاتی ہے جب کہ وہ درج بالا ضروری علوم سے آگاہ ہو چکا ہوتا ہے۔

دوسری وضاحت:......جس طرح فقہی مسائل کے اِستخراج کے لئے اُصول فقہ کا ''فن'' مُدوَّن کیا گیا ہے، اسی طرح اسلامی عقائد کے اثبات اور دفاع کے لئے جو علم وفن مدون کیا گیا ہے اسے اصطلاح میں ''علم کلام'' کہا جاتا ہے۔

جس طرح اصول فقہ کی اصطلاحات اور دیگر بے شمار مباحث کا وجود صدر اول میں نہیں ملتا، اسی طرح اگر علم کلام کی اصطلاحات اور بہت سی مباحث کا وجود صدرِاول میں نہیں ملتا تو یہ کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ فلسفیانہ مباحث کا آغاز ملحدین اور گُم راہ فرقوں کی طرف سے ہوا تھا اور وہ اس مقصد کے لیے فلسفیانہ مباحث کو ''کلام'' بنا کر استعمال میں لاتے تھے اور اسی زمانے میں بہت سے اہل علم اہل سنت وجماعت نے ''کلام'' اور متکلمین کی مذمت بھی کی ہے، مگر بعد میں اسی علم وفن کی اصطلاحات کو تہذیب وتدوین کے بعد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے اثبات اور دفاع کے لیے بروئے کار لانا شروع کیا، اور ان کی کاوشوں سے ''کلام'' کی وجہ سے ملحدین اور گُم راہ فرقوں کا جو زور تھا، وہ ٹوٹ گیا تو پھر یہی علم کلام اہل سنت والجماعت کا ہی مضبوط ہتھیار بن گیا، اور انہوں نے اسے مزید مدون ومرتب کردیا اور اس طرح اب ''متکلمین'' کا لقب علمائے اہل سنت والجماعت کے لیے ہونے لگا، اور کبھی کبھار توضیحِ مزید کے لیے اس کے ساتھ اہل سنت کا لفظ بڑھا کر ''متکلمینِ اہلسنت'' بھی کہا جاتا ہے۔

تیسری وضاحت:......عقائد میں اہل سنت والجماعت سے اختلاف رکھنے والے گروہ بنیادی طور پر دو ہیں:

(۱) غیر مسلم فلاسفہ

(۲) غیر مسلم فلاسفہ کے نقش قدم پر چلنے والے گمراہ فرقے

چونکہ یہ دونوں گروہ دینی عقائد کے انکار یا غلط تاویلات کے لئے عقلی دلائل پر ہی زیادہ انحصار کرتے رہے ہیں اس لئے علمائے اہل سنت والجماعت کے ایک بہت بڑے طبقے نے مثلاً بمثل عقلی دلائل اور علم فلسفہ ومنطق ہی کی اصطلاحات کو ان کی تردید کے لئے بروئے کار لانا شروع کیا۔ یوں متاخرین میں عقائد کی مفصل کتابیں دو چیزوں سے بھر گئیں:

۱۔ کلامی مباحث یعنی فلسفیانہ ومنطقیانہ مباحث

۲۔ عقائد کی مباحث

پھر چونکہ فلاسفہ اور گمراہ فرقوں، دونوں نے زیادہ تر اِلٰہیات میں انکار، یا کج روی اختیار کی تھی، اس لئے علمائے اہل سنت کے ہاں بھی اِلٰہیات کی مباحث میں یہ فلسفیانہ مباحث زیادہ مقدار میں شامل ہوگئیں، جیسا کہ شرح عقائد اور شرح المواقف وشرح المقاصد جیسی کتابوں کو دیکھنے سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے۔

شرح عقائد کی خوبیاں:

اس کتاب ''شرح عقائد'' کی خوبیاں درج ذیل نکات میں الگ الگ بیان کی جاتی ہیں:

۱۔ یہ کتاب دو جلیل القدر اہل علم کی کاوشوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ متن اپنے اختصار کے باوجود جامعیت کی بہترین شان لئے ہوئے ہے۔

۳۔ متن میں اہل سنت والجماعت کی نمائندگی کی گئی ہے۔

۴۔ عقائد کی تمام اہم مباحث کا نچوڑ سادہ لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ شرح میں علم کلام کی تاریخ پر اختصار اور جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۔ علم عقائد کی اہمیت اُجاگر کی گئی ہے۔

۷۔ الٰہیات کی مباحث میں فلسفیانہ مباحث میں توسع سے گریز کیا گیا ہے۔

۸۔ تمام اہم مباحث میں حسبِ ضرورت فلاسفہ اور مسلمانوں میں موجود گُم راہ فرقوں کی تردید پر بھی توجہ دی گئی ہے۔

۹۔ تمام اہم مباحث میں دلائلِ عقلیہ اور نقلیہ دونوں کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۰۔ الٰہیات، نبوات، معاد، عدالتِ صحابہ، کرامت اولیاء اور مبحث امامت وخلافت میں اہل سنت والجماعت کے مسلک کی نمائندگی کی گئی ہے۔

۱۱۔ ایمانیات کی بحث میں راہِ اعتدال کو مدلل کیا گیا ہے جس سے بے وجہ تکفیر وخارجیت کے ساتھ ساتھ اباحت پسندی کا بھی سدِّ باب ہوجاتا ہے۔

۱۲۔ امامت کی بحث میں کامل خلافت، ناقص خلافت اور جبری خلافت کا بیان کر کے بہت سی سیاسی موشگافیوں کا عُقدہ حل کیا گیا ہے۔

الغرض یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی درست اور موثر تعلیم وتدریس ایک عالم کو صحیح معنیٰ میں ''داعئ اسلام'' اور ''متکلمِ اہل سنت'' بنا سکتی ہے۔ بشرطیکہ یہ کتاب کسی صحیح العقیدہ، اور اکابر کی تحقیقات بارے باادب رویہ رکھنے والے ''شیخ'' اور ''استاذ'' سے پڑھی جائے، تو یقیناً درج بالا فوائد سے بھی بڑھ کر فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔ و الله الموفق و هو الهادی

اللہ کرے کہ ہمارے دینی مدارس سدا آباد رہیں اور وہاں سے دینی علوم کی آبیاری ہمہ وقت جاری رہے۔ آمین

☆......☆......☆